13198 ـ ساقط شدہ حمل كى نماز جنازہ

سوال

اگر حمل ساقط ہو جائے تو كيا ہم بچہ كو غسل دينگے اور اسكى نماز جنازہ ادا كرينگے، اور كيا اس كا نام ركھينگے، يا كہ بغير نام ہى رہنے ديں ؟
برائے مہربانى معلومات فراہم كركے مشكور ہوں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب بچہ زندہ پيدا ہو اور چيخ و پكار كرے اور پھر مر جائے تو بغير كسى اختلاف كے اسےغسل بھى ديا جائيگا اور اس كا نماز جنازہ بھى ادا كيا جائيگا.

المغنى ميں درج ہے:

" اہل علم اس پر متفق ہيں كہ جب بچہ كى زندگى معلوم ہو اور وہ چيخ و پكار كرے تو اس كى نماز جنازہ ادا كى جائيگى.

ليكن اگر وہ چيخ و پكار نہ كرے تو امام احمد رحمہ اللہ كہتے ہيں:

اگر وہ چار ماہ كا حمل ہو تو اسے غسل بھى ديا جائيگا اور اس كى نماز جنازہ بھى ادا كى جائيگى، سعيد بن مسيب اور ابن سيرين اور اسحاق رحمہ اللہ كا قول بھى يہى ہے، اور ابن عمر رضى اللہ تعالى عنہما نے اپنى فوت شدہ پيدا ہوئى بچى كى نماز جنازہ ادا كى تھى "

ديكھيں: المغنى ابن قدامۃ (2 / 328).

اور كتاب " مسائل الامام احمد " جسے ان كے بيٹے عبد اللہ نے روايت كيا ہے ميں درج ہے:

عبد اللہ كہتے ہيں كہ ميرے والد سے مولود كے متعلق دريافت كيا گيا كہ اس كى نماز جنازہ كب ادا كى جائيگى ؟

تو ان كا جواب تھا:

" اگر چار ماہ كا حمل ساقط ہو جائے تو اس كى نماز جنازہ ادا كى جائيگى "

کہا گیا: اگر وہ چیخ و پکار نہ بھی کرے تو پھر بھی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی ؟

انہوں نے جواب دیا: جی ہاں "

دیکھیں: مسائل امام احمد التی رواھا ابنھا عبد اللہ (2 / 482) مسئلہ نمبر (673).

اس کی زندگی میں شك کے باوجود اس کی نماز جنازہ ادا کرنے میں صاحب مغنی نے علت بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

" اس کی نماز جنازہ ادا کرنا اس کے لیے اور اس کے والدین کے لیے خیر و فلاح کی دعا کرنا ہے، اس لیے زندگی کے وجود میں احتیاط اور یقین کی ضرورت نہیں، بخلاف میراث و وراثت کے مسئلہ میں "

دیکھیں: المغنی (2 / 328).

بلا شك یہ بہت ہی باریك اور دقیق فقہ اور سمجھ ہے کیونکہ وراثت میں دوسروں کے حقوق بھی ہوتے ہیں، لیکن نماز جنازہ تو بندے اور اس کے رب سے متعلق ہے کسی اور سے نہیں.

لیکن جو حمل چارہ ماہ کا نہ ہو: اسے نہ تو غسل دیا جائیگا اور نہ ہی اس کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی، بلکہ اسے ایك کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائیگا، کیونکہ بچہ میں روح تو چار ماہ کے بعد پھونکی جاتی ہے، اس سے قبل تو وہ جان نہیں چنانچہ اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی جائیگی جس طرح جمادات اور خون ہوتا ہے.

انہوں نے درج ذیل فرمان نبوی سے استدلال کیا ہے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ساقط شدہ کی نماز جنازہ ادا کی جائیگی، اور اس کے والدین کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کی جائیگی "

اسے ابو داود نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2535) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سقط یعنی ساقط شدہ بچہ اسے کہا جاتا ہے جس کے متعلق یہ واضح نہ ہو کہ آیا وہ مؤنث ہے یا مذکر، وہ اسطرح کہ اس کا جو نام بھی رکھا جائے اس کے لیے صحیح ہو مثلا سلمۃ، قتادۃ، سعادۃ ھند، عتبۃ، ھبۃ اللہ. یعنی لڑکیوں والا نام ہو یا لڑکوں والا.

ماخوذ از: کتاب احکام الجنین فی الفقہ الاسلامی تالیف عمر بن محمد بن ابراہیم غانم.

والله اعلم .